جنوں کے مختلف گروہ:

انسانوں کی طرح جنوں کے بھی مختلف گروہ ہیں مثلاً کوئی مومن و مسلم ہے تو کوئی کافر و مشرک۔ بعض صالح اور خیر پسند ہیں اور بعض شر پسند اور مفسد ہیں۔ بعض شیاطین ہیں تو بعض عفریت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَنَّا مِنَّا ٱلْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا ٱلْقَـٰسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ تَحَرَّوْا۟ رَشَدًا ﴿١٤﴾ وَأَمَّا ٱلْقَـٰسِطُونَ فَكَانُوا۟ لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾﴾ (الجن: ١٤ – ١٥) ترجمہ: ہم میں سے کچھ مسلم (اللہ کے اطاعت گزار) ہیں اور کچھ حق سے منحرف۔ تو جنھوں نے اسلام (اطاعت کا راستہ) اختیار کر لیا انھوں نے نجات کی راہ ڈھونڈھ لی، اور جو حق سے منحرف ہیں وہ جھنم کا ایندھن بننے والے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿وَأَنَّا مِنَّا ٱلصَّـٰلِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿١١﴾﴾ (الجن: ١١) ترجمہ: ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے فروتر ہیں ہم مختلف طریقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک جگہ اور فرمایا: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا شَيَـٰطِينَ ٱلْإِنسِ وَٱلْجِنِّ يُوحِى بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ ٱلْقَوْلِ غُرُورًا ﴿١١٢﴾﴾ (الأنعام: ١١٢) ترجمہ: اور ہم نے تو اسی طرح ہمیشہ شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے جو ایک دوسرے پر خوش آئند باتیں دھوکے اور فریب کے طور پر القا کرتے رہتے ہیں۔ جن مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی خصوصیات بھی جدا جدا ہوتی ہیں۔ کوئی ہوا میں اڑنے والا ہوتا ہے تو کوئی سمندروں میں غوطہ لگانے والا اور اسی طرح سے اور بھی۔

جنوں کی طاقت: اللہ تعالیٰ نے جنوں کو ایسی طاقت اور قدرت عطا فرمائی ہے جو انسانوں کے پاس نہیں ہے۔ جیسے وہ چشم زدن میں کہیں سے کہیں پہنچ سکتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ طاقت اور قوت والے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ سبا کے واقعہ میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ قرآن کا بیان ہے: ﴿قَالَ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَؤُا۟ أَيُّكُمْ يَأْتِينِى بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِى مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّى عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ ٱلَّذِى عِندَهُۥ عِلْمٌ مِّنَ ٱلْكِتَـٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ﴿٤٠﴾﴾ (النمل: ٣٨ – ٤٠) ترجمہ: سلیمان علیہ السلام نے کہا اے اہل دربار تم میں سے کون اس کا تخت میرے پاس لاتا ہے قبل اس کے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر میرے پاس

حاضر ہوں؟ جنوں میں سے ایک قوی ہیکل نے عرض کیا میں اسے حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں۔ میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار ہوں۔ جس شخص کے پاس کتاب کا ایک علم تھا وہ بولا میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔

جن آسمان کی بلندیوں تک جاتے ہیں اور وہاں سے ملائکہ کی باتیں سن کر کاہنوں کو آکر بتاتے ہیں اور اس میں جھوٹ بھی شامل کر دیتے ہیں۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو آخری نبوت کے لئے منتخب کیا تو کائناتی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک جن نے کہا جسے قرآن میں بایں الفاظ بیان کیا گیا: ﴿ وَأَنَّا لَمَسْنَا ٱلسَّمَآءَ فَوَجَدْنَٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا ﴿٨﴾ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَٰعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن يَسْتَمِعِ ٱلْـَٔانَ يَجِدْ لَهُۥ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿٩﴾ ﴾ (الجن: ٨ - ٩) ترجمہ: اور یہ کہ پہلے ہم سن گن لینے کے لئے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پا لیتے تھے، مگر اب جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے گھات میں ایک شہاب ثاقب لگا ہوا پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو حضرت سلیمان کے لئے مسخر کر دیا تھا جو آپ کے لئے سمندروں میں غواصی کرتے تھے، ان کے لئے اونچے اونچے محلات کی تعمیر کرتے تھے اور فوجی خدمات انجام دیتے تھے۔ قرآن کا بیان ہے: ﴿ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَٰنَ جُنُودُهُۥ مِنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ وَٱلطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾ ﴾ (النمل: ١٧) (النمل:١٧) ترجمہ: سلیمان کے لئے جن اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے تھے اور وہ پورے ضبط میں رکھے جاتے تھے۔ جنوں کی دوسری کارکردگیوں کا ذکر کرتے ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَلِسُلَيْمَٰنَ ٱلرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُۥ عَيْنَ ٱلْقِطْرِ ۖ وَمِنَ ٱلْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِۦ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُونَ لَهُۥ مَا يَشَآءُ مِن مَّحَٰرِيبَ وَتَمَٰثِيلَ وَجِفَانٍ كَٱلْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَٰتٍ ۚ ٱعْمَلُوٓا۟ ءَالَ دَاوُۥدَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِىَ ٱلشَّكُورُ ﴿١٣﴾ ﴾ (سبأ: ١٢ - ١٣) ترجمہ: اور ایسے جن اس کے تابع کر دیئے جو اپنے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے۔ ان میں سے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرتا اس کو ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھاتے۔ وہ اس کے لئے بناتے تھے جو کچھ وہ چاہتا، اونچی عمارتیں، تصویریں، بڑے بڑے حوض جیسے لگن اور اپنی جگہ سے اور اپنی جگہ سے نہ ہٹنے والی بھاری دیگیں۔ اے آل داؤد عمل کرو شکر کے طریقہ پر، میرے بندوں میں کم ہی شکر گزار ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿ وَمِنَ ٱلشَّيَٰطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُۥ وَيَعۡمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَۖ وَكُنَّا لَهُمۡ حَٰفِظِينَ ﴿٨٢﴾ ﴾ (الأنبياء: ٨٢) ترجمہ: اور شیاطین میں سے ہم نے ایسے بہت سوں کو اس کا تابع بنادیا تھا جو اس کے لئے غوطے لگاتے اور اس کے سوا دوسرے کام کرتے تھے۔ ان سب کے نگراں ہم ہی تھے۔ جنوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت بھی دی ہے کہ وہ اپنی شکلیں بھی بدل لیں۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ نے انھیں بیت المال میں آئے ہوئے مال کی نگرانی پر متعین فرمایا۔ وہ کہتے ہیں کہ رات کو کوئی آدمی آیا اور غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ چلو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلتا ہوں۔ وہ لگا استمالت کرنے اور کہنے لگا کہ میں ضرورت مند ہوں، میرے بہت سے بال بچے ہیں شدید ضرورت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کی باتیں سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ رات والے تمہارے قیدی کا کیا حال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اس نے اپنی شدید ضرورت کا ذکر کیا اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ کہا وہ آج رات پھر آئے گا۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ آج رات ضرور آئے گا۔ لہذا میں گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور پھر وہی حرکت شروع کی۔ میں نے اسے آدبوچا اور دھمکی دی کہ چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ وہ پھر اپنی محتاجی اور ضرورت کا ذکر کرنے لگا اور وعدہ کیا کہ اب کی بار چھوڑ دو دوبارہ نہیں آؤں گا۔ چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ نے رات کے قیدی کے بارے میں پوچھا اور میں نے سارا ماجرا کہہ سنایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے پھر تم سے جھوٹ کہا اور وہ آج رات پھر آئے گا۔ چنانچہ میں تیسری رات کو بھی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور غلہ پہلے کی طرح بھرنے لگا۔ میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ یہ تیسری مرتبہ ہے اب میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلوں گا۔ تم نے وعدہ کیا تھا کہ نہ آؤں گا لیکن پھر آ گئے۔ اب وہ لگا گڑ گڑانے۔ اس نے کہا کہ اب کی بار چھوڑ دو تو میں تمہیں ایسے کلمات سکھا دوں گا جو تمہارے لئے بڑے فائدہ کے ہیں۔ میں نے کہا بتاؤ وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا کہ رات میں جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی۔۔ اللہ لا الہ الا ھو الحي القیوم سے لے کر آخری آیت تک پڑھ لیا کرو۔ اس کے پڑھنے سے اللہ

تعالیٰ کی طرف سے ایک نگراں تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہ پھٹکے گا۔ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے پھر رات کے واقعہ کے بارے میں دریافت فرمایا۔ میں نے سارا ماجرا کہہ سنایا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ میں نے سوچا کہ ان کلمات سے مجھے فائدہ ہو گا اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جھوٹے نے یہ بات سچ کہی ہے۔ اے ابوھریرہ! تم جانتے ہو کہ تین راتوں تک تم کس سے باتیں کرتے رہے ہو؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)